بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو، ہمارا ہر دن اُسوہ رسول ﷺ پر چلنے والا دن ہو۔

بیان فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن برطانیہ۔ خطبہ خلاصہ 30 دسمبر 2016

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا: دو دن بعد انشاء اللہ نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ نئے سال کے آغاز پر جو یکم جنوری سے شروع ہوتا دنیا والے کیا کچھ نہیں کرتے۔ مغربی ممالک میں خصوصی طور پر اور باقی دنیا میں بھی 31 دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی رات کو کیا کچھ شور و غل نہیں ہوتا، شور شرابے کے لئے، شراب کباب کے لئے ناچ گانے کے لئے ساری رات جاگا جاتا ہے اور گذشتہ سال کا اختتام بھی لغویات اور بیہودگیوں کے ساتھ ہوتا ہے اور نئے سال کا آغاز بھی لغویات کے ساتھ ہوتا ہے۔ دنیا کی اکثریت کی دین کی آنکھ تو اندھی ہو چکی ہے اس لئے ان کی نظر تو وہاں نہیں پہنچ سکتی جہاں مومن کی نظر پہنچتی ہے اور پہنچنی چاہیے۔ ایک مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بے زاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ یہ سال ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ و مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا، جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔ ہمیں تو یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا آنے والا سال گذشتہ سال کی طرح رُوحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو، بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو، ہمارا ہر دن اُسوہ رسول ﷺ پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعودؑ سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔ وہ عہد جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے کہ: کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا؟ کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہمارے خدمت خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یا دنیا دکھاوے کے لئے تو نہیں تھا؟ کیا ہمارے دل کی چھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلہ پر کھڑی تو نہیں ہو گئی تھیں؟ کیا ہمارا سال جھوٹ سے مکمل طور پر پاک ہو کر اور کامل سچائی پر قائم رہتے ہوئے گزرا ہے؟ کیا ہم نے اپنے آپ کو ایسی تقریبوں سے دور رکھا ہے، جس سے گندے خیالات دل میں پیدا ہو سکتے ہیں؟ یعنی آج کل اس زمانے میں TV ہے، انٹرنیٹ ہے، اس میں ایسے پروگرام جو خیالات کے گندا ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ان سب سے اپنے آپ کو بچایا؟

کیا ہم نے بد نظری سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور کرتے ہیں؟ کیا ہم نے فسق و فجور کی ہر بات سے اس سال میں بچنے کی کوشش کی ہے؟ کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر ظلم سے بچا کر رکھا ہے؟ یعنی ظلم کرنے سے بچا کر رکھا ہے؟ کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر قسم کی خیانت سے پاک رکھا ہے؟ کیا ہم نے ہر قسم کے فساد سے بچنے کی کوشش کی ہے؟ کیا ہم ہر قسم کے باغیانہ رویہ سے پرہیز کرنے والے ہیں؟ کیا ہم نفسانی جوشوں سے مغلوب تو نہیں ہو جاتے؟ کیا ہم پانچ وقت کی نمازوں کا اہتمام کر رہے ہیں؟ کیا نمازِ تہجد پڑھنے کی طرف توجہ رہی؟ کیا ہم آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی باقاعدہ کوشش کرتے رہے ہیں یا کرتے ہیں؟ کیا ہم باقاعدگی سے استغفار کرتے رہے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہی؟ کیا ہم اپنوں اور غیروں، سب کو، کسی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے رہے ہیں؟ کیا ہمارے ہاتھ اور ہماری زبانیں دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچی رہی ہیں؟ کیا ہم عفو و درگزر سے کام لیتے رہے ہیں؟ کیا عاجزی اور انکساری ہمارا امتیاز رہا ہے؟ کیا خوشی، غمی، تنگی اور آسائش ہر حالت میں ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کا تعلق رکھتے رہے ہیں؟ کبھی اللہ تعالیٰ سے کوئی شکوہ تو نہیں پیدا ہوا کہ میری دعائیں کیوں نہیں قبول کی گئیں یا مجھے اس تکلیف میں کیوں مبتلا کیا گیا ہے؟ کیا ہر قسم کے رسوم اور ہوا و حوس کی باتوں سے ہم نے پوری طرح بچنے کی کوشش کی ہے؟ کیا قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے احکامات اور ارشادات کو ہم مکمل طور پر اختیار

کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟ کیا تکبر اور نخوت کو ہم نے مکمل طور پر چھوڑا ہے یا اس کے چھوڑنے کیلیئے کوشش کی ہے؟ کیا ہم نے خوش خلقی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟ کیا ہم نے حلیمی اور مسکینی کو اپنانے کی کوشش کی ہے؟ کیا ہر دن ہمارے اندر دین میں بڑھنے اور اس کی عزت اور عظمت قائم کرنے والا بنتا رہا ہے؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد جو ہم اکثر دہراتے ہیں صرف کھوکھلا عہد تو نہیں رہا؟ کیا اسلام کی محبت میں ہم نے اس حد تک بڑھنے کی کوشش کی ہے کہ اپنے مال پر اس کو فوقیت دی، اپنی عزت پر اس کو فوقیت دی اور اپنی اولاد سے زیادہ اسے عزیز اور پیارا سمجھا؟ کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں یا کرتے رہے ہیں؟ اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟ کیا یہ دعا کرتے رہے اور اور اپنے بچوں کو بھی نصیحت کرتے رہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اطاعت کے معیار ہمیشہ ہم میں قائم رہیں، ہمیشہ آپ کی اطاعت کرتے رہیں، اعلیٰ معیاروں کے ساتھ، اور اس میں بڑھتے بھی رہیں؟ کیا تعلق اخوت اور اطاعت کو حضرت مسیح موعودؑ سے اس حد تک ہم نے بڑھایا کہ باقی تمام دنیا کے رشتے اس کے سامنے ہیچ ہو جائیں اور معمولی سمجھے جانے لگیں؟ کیا خلافت احمدیہ سے وفا کے تعلق میں قائم رہنے اور بڑھنے کی ہم سال کے دوران دعا کرتے رہے؟ کیا اپنے بچوں کو خلافتِ احمدیہ سے وابستہ رہنے اور وفا کا تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہے اور اس کے لئے دعا کرتے رہے کہ ان میں یہ توجہ پیدا ہو؟ کیا خلیفہ وقت اور جماعت کیلیئے باقاعدگی سے دعا کرتے رہے؟

اگر تو اکثر سوالوں کے مثبت جواب کے ساتھ یہ سال گزرا ہے تو کچھ کمزوریاں رہنے کے باوجود ہم نے بہت کچھ پایا، اگر زیادہ جواب نفی میں ہیں، جو سوال میں نے اٹھائے ہیں، تو پھر قابل فکر حالت ہے ہمیں اپنی حالتوں پر غور کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہماری گذشتہ کوتاہیوں اور کمیوں کو معاف فرمائے اور نئے سال میں ہمیں زیادہ سے زیادہ پانے کی توفیق دے، ہم کھونے والے نہ ہوں اور ہم ان مومنین میں شامل ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ دشمن جب زیادتیوں اور ظالمانہ حرکتوں میں بڑھ رہا ہے تو ہمیں بھی اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے دعاؤں پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ: جیسا کہ احباب جماعت کے علم میں ہے ماہ جنوری میں ہر جماعت میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوں گے۔ تمام افراد جماعت سے التماس ہے کہ اس جلسہ میں بھرپور طریق پر شامل ہوں اور تمام اہل خانہ کے ساتھ شامل ہوں۔ جزاکم اللہ

(شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی)